

تیسری رکعت میں قعدہ اولیٰ کرنے کا حکم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-2563

تاریخ اجراء: 01 رمضان المبارک 1445ھ / 12 مارچ 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ایک شخص چار رکعت والی فرض نماز کی دوسری رکعت میں قعدہ اولیٰ کرنا بھول گیا، اور اسے تیسری رکعت کا سجدہ کرتے وقت یاد آیا کہ اس نے قعدہ اولیٰ نہیں کیا۔ لہذا اب اس نے اسی تیسری رکعت کے سجدے سے فارغ ہو کر قعدہ اولیٰ کر لیا اور آخر میں سجدہ سہو کر کے نماز مکمل کی۔ کیا ایسی صورت میں اس کی وہ نماز ہوگئی یا اُسے دوبارہ ادا کرنی ہوگی؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں جب وہ شخص دوسری رکعت پر قعدہ اولیٰ کرنا بھول گیا تھا اور تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو گیا تھا، تو اسے چاہئے تھا کہ وہ یاد آنے پر بھی نماز کو یوں نہیں جاری رکھتا اور نماز کے آخر میں سجدہ سہو کر کے نماز پوری کر لیتا، اس طرح اس کی نماز بغیر کسی نقصان کے درست ہو جاتی۔ مگر اب جبکہ اس نے ایسا نہیں کیا اور یاد آنے پر تیسری رکعت پر قعدہ کر لیا، تو شرعاً یہ جان بوجھ کر ایک واجب کا ترک کرنا ہوا، کیونکہ تیسری رکعت کے آخر میں قعدہ نہ کرنا واجب ہے، اور اُس نے قعدہ کر کے اس واجب کا ترک کیا، جس سے جان بوجھ کر فرض قیام میں تاخیر ہوئی، لہذا اب جان بوجھ کر نماز کے واجب کو چھوڑنے کی وجہ سے اُسے سجدہ سہو کرنا کافی نہ ہوگا، بلکہ ایسی صورت میں وہ نماز واجب الاعداء ہوگی، لہذا اسے وہ نماز، واجب الاعداء کی نیت سے دوبارہ ادا کرنا ہوگی۔

قعدہ اولیٰ بھول کر سیدھا کھڑا ہونے کی صورت میں سجدہ سہو کافی ہوتا ہے، جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: ”اگر (قعدہ اولیٰ بھول کر) سیدھا کھڑا ہو گیا، تو پلٹنے کا اصلاً حکم نہیں بلکہ ختم نماز پر سجدہ سہو کر لے۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 8، صفحہ 181، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

تیسری رکعت پر قعدہ کرنے سے متعلق، علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ ردالمحتار میں ارشاد فرماتے ہیں: ”القعدة في آخر الركعة الاولى أو الثالثة فيجب تركها، ويلزم من فعلها أيضاً تأخير القيام الى الثانية أو الرابعة عن محله وهذا اذا كانت القعدة طويلة“ ترجمہ: پہلی یا تیسری رکعت کے آخر میں قعدہ نہ کرنا واجب ہے اور اس کو کرنے سے دوسری یا چوتھی رکعت کے (فرض) قیام کا اپنے محل سے مؤخر ہونا لازم آئے گا جبکہ یہ قعدہ طویل ہو۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد 2، صفحہ 201، مطبوعہ کوئٹہ)

نماز کے کسی واجب کو عمداً چھوڑ دینے سے نماز کا اعادہ واجب ہوتا ہے، فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”ان ترک ساھیا یجبر بسجدة السهو وان ترک عامداً، کذا فی التتارخانیة، وظاهر کلام الجہم الغفیر أنه لا یجب السجود فی العمد وانما تجب الاعادة جبراً لنقصانه کذا فی البحر الرائق“ ترجمہ: اگر کوئی واجب بھول کر ترک ہو تو سجدہ سہو سے اس کی تلافی کر دی جائے گی اور اگر جان بوجھ کر چھوڑا ہے تو سجدہ سہو سے تلافی نہیں ہوگی، اسی طرح تترخانہ میں ہے۔ ایک بڑی جماعت کا ظاہر کلام یہی ہے کہ جان بوجھ کر واجب چھوڑنے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا بلکہ اس نقصان کو پورا کرنے کیلئے نماز کا اعادہ واجب ہوتا ہے، اسی طرح بحر الرائق میں ہے۔ (الفتاویٰ الہندیہ، جلد 1، باب سجود السہو صفحہ 139، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

 **Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)**

 www.daruliftaahlesunnat.net  [daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)  [DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)

 [Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)  feedback@daruliftaahlesunnat.net